﴾قہروالے زبوروں کے متعلق کیا خیال ہے﴿

ڈبلیو گیری کریمٹن

قہر:

گیری براینڈ ے کے مطابق زبور کی کتاب ایک غلطیوں اور ابہام سے پاک ہے ۔اس میں زبوروں کا کوپ اور دعائیں مختلف قسم کے عنوان سے بھرپور ہے ۔زبوروں میں کچھ زبور تعریف کے ہیں ۔انفرادی 30,34 سماجی 66,75 کچھ زبور زیارتی ہیں 120,34 کچھ مسیحائی ہیں 2,45,110 ۔

کچھ عالمگیر خدا کی بادشاہت کو ظاہر کرتے ہیں 47,99,93

کچھ دعائیں ہیں (انفرادی 3,4,38)اور کچھ اجتماعی دعائیں 44,79

کچھ زبور توبہ کے ہیں ۔32,51 اور کچھ زبور قہر والے ہیں 69,109 یہ وہی قہر والے زبور ہیں جو ہمارا عنوان ہیں ۔

گلیمن آرچر کے مطابق قہر والے زبور وہ ہیں جس میں خدا سے دعا کی گئی ہے کہ وہ گنہگاروں پر قہر انڈیلے یا دوسرے الفاظ میں جے او مارڑ کہتا ہے کہ یہ زبور ایسے الفاظ سے بھرپور ہیں جو دوسروں کے لیے دُکھ کی دعا کرتے ہیں ۔پہلی نظر میں تو ایسے زبور یسوع مسیح کے دشمنوں سے پیار کرتے ہیں ۔پہلی نظر میں تو ایسے زبور یسوع مسیح کے دشمنوں سے پیار کرنے کے خلاف لگتے ہیں ۔ (متی 5,44)

لیکن جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے ۔قہر والے مزامیر یا زبوروں کے متعلق مختلف آراء ہیں ۔کچھ عالموں کے نزدیک یہ دو تین ہیں لیکن کچھ کے نزدیک ان کی تعداد بیس ہیں ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سارے زبوروں میں ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں ۔لکھاری کے مطابق کم از کم دس زبور ایسے ہیں مثلاً (139,137,109,79,83,7,35,55,58,69)

کئی غلطیوں سے بھر پور آراء

کئی ایسی خودساختہ حل یا جوابات ایسے زبوروں کے لیے پیش کیے جاتے ہیں جو نا کافی ہیں ۔

ا۔ آزادخیال یا ضدیدنظریہ یہ ہے کہ غصے والے الفاظ زبورنویس نے لکھے وہ غیر الہامی ہیں ۔خدا کا قہر کسی بھی صورت میں نہیں دیکھا

Garry K. Brantley, "Prayers of Destruction," Reason and Revelation (Montgomery: Apologetics Press, Volume XII, Number 12, December 1992), 45.

Gleason L. Archer, A Survey of Old Testament Introduction (Chicago: Moody Press, 1964, 1974), 460. As we will see, the Psalmist's enemies are also God's enemies.

J. A. Motyer, "Imprecatory Psalms," Evangelical Dictionary of Theology, edited by Walter A. Elwell (Grand Rapids: Baker Book House, 1984), 554.

Michael Bushell, The Songs of Zion (Pittsburgh: Crown & Covenant Publications, 1977), 34-37; Johannes G. Vos, "The Ethical Problem of the Imprecatory Psalms," The Westminster Theological Journal, edited by Paul Woolley and John Murray (Philadelphia: Westminster Theological Seminary, November 1941 to May 1943), Volumes IV and V, 124-130; Brantley, "Prayers of Destruction," 46-47. The writers listed in this footnote do not adhere to these "inadequate" theories; rather, they claim them to be "inadequate

---

All references to the Westminster Standards, comprised of the Confession of Faith and the Larger and Shorter Catechisms, is from Westminster Confession of Faith (Glasgow: Free Presbyterian Publications,

1994). The English has been modernized.

Charles H. Spurgeon, The Treasury of David

کہا جا سکتا ۔ یہ تو ایسے گنہگار انسانوں نے لکھا ہے ۔ ایسی کہانی ضرور اُن کے نزدیک قابل قبول ہے جو بائبل مقدس کی تعلیمات کو الہامی مانتے ہیں جس کا مقصد پالوس فرماتے ہیں (۲ تیمـوتاؤس 3-16,17) دونوں پرانے اور نئے عہدنامے کی لکھائی یا آیات خدا کے الہام سے لکھی گئی ہے۔

۲ سموئیل 1.2,83 اس میں ہم پڑھتے ہیں اسرائیل کا میٹھا زبور لکھنے والا خدا کی روح سے بولا کہ اس کا کلام میرے منہ میں ہے۔ قہر والے زبور نئے عہدنامے میں یسوع اور دوسروں سے پورے طریقے سے الہامی نظر آتے ہیں ۔

(یوحنا 25,15,17,2)(اعمال 20,1)(رومیوں 3,15,9,10,11)

۲۔ رعایت دینے والے مفکرین کے خیال میں قہر والے زبور کو پرانے عہدنامے کے کم اخلاق والے تصورات سمجھنا چاہیے، جب قانون سے چھوٹ تھی ۔ جسے اب ایک پرانا اخلاقی نظام کہا جاتا ہے ۔ زبوروں میں اس لیے لکھے گئے انصاف ذلت اور لعنت والے الفاظ کی نئے عہدنامے یعنی فضل والے کی کوئی جگہ نہیں ہے ۔ اس نظریے کے ساتھ بہت سارے سائل جڑے ہوئے ہیں ۔ سب سے پہلے تو پرانے عہدنامے کا اخلاقیات بالکل پرانی نہیں ہے ۔ ویسٹ منسٹر ایمان کے مطابق (5-19)

پرانے عہدنامے کا قانون اور شریعت کو ہم سب کو باندھ دیتی ہے ۔ یہ نا صرف ایمانداروں کو باندتی ہے بلکہ اطاعت اور تابعداری کا مظاہرہ کرتی ہے بلکہ خدا کی حاکیمت جو کائنات کا خالق ہے کے احترام کے لیے بھی پکارتی ہے اور نئے عہدنامے میں یسوع بھی اسے مضبوط کرتا ہے ۔ دوسرے پرانے عہدنامے کی ایسی دعاؤں کو نہ کرنا کوئی حل نہیں نئے عہدنامے میں بھی ایسی مثالیں ہیں ۔

متی 23: یسوع فقیہوں اور فریبوں پر لعنت کرتا ہے اور ایسے لوگوں پر جو خدا کی تابعداری نہیں کرتے ۔

(غلاطیوں 12,5,9,8,1)اس میں مقدس پالوس رسول اُس شخص کولعنتی قرار دیتے ہیں۔انکی جو رسولوں کے علاوہ کوئی اور انجیل سناتے ہیں ۔مکاشفہ 6-10)شہید مقدسین چلاتے ہیں۔کتنا لمبا اے خداوند جو پاک اور سچا جب تک تو انصاف نہ کرے اور زمین پر اُنکے خون کا بدلہ نہ لے ۔مکاشفہ 8 میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ ایسی قہر والی دعائیں اُن مقدسین کی ہیں جو خدا کے قہر کو اُنکے دشمنوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ کچھ مفکرین جیسے چارلس سپر جن کہتے ہیں کہ یہ زبور اتنے قہر والے نہیں جتنی ان میں نبوت کی روح ہے۔زبور نویس خدا کے قہر کو نہیں بلکہ ان کو دور کرنے لیے ہیں اس سے پہلے کہ ان کا جواب دیں یہ ذہن میں رکھنا ہوگا۔کہ نبوت کے الفاظ خدا کے قہر کے متعلق بالکل موجود ہیں لیکن قہر والے ایسے زبوروں میں ایسا صرف زبانی کلامی ہی نظر آتا ہے ۔6,9,55اور 6,109ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ (زبور نویس 8,9,137 میں ایک تیسرا شخص بھی نظر ہے جو غالباً زبور نویس کا ذاتی اطمینان ہے جس میں خدا کا گناہ کرنے والوں کو نبوت کے ذریعے الہامی قہر سے دور کرتا ہے۔

۴۔ چوتھا غیر تسلی بخش جواب جو ایسے زبوروں کے متعلق ہے وہ بھی صرف شارتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی غصے والی باتیں بالکہ روحانی دشمنوں کے خلاف استعمال کی گئیں ہیں جیسے گناہ آلود سوچ ،آزمائش اور شیطانی قوتیں جیسے بش سیل نے کہا ہے کہ جو شخص ٹھکرائے ہوئے انسان کو بدروح زدہ سمجھتا ہے۔ایسی باتیں صرف غیر قانونی اور خیالاتی تصورات والی تشریح ہے۔

۵۔ آخر کار ایک ایسے بھی نظریات ہیں کہ جس کے متعلق زبور نویس نہیں بلکہ غلط لکھنے والے اُسکے دشمن ہیں ۔یہ مفروضہ اس بات کی ضرورت کو زور دیتا ہے کہ غصے یا قہر والے الفاظ سے پہلے انکے لیے رعایت بھی ہے مثلاً زبور 6-20,109اس میں داؤد قہر والی دعا کرتا

ہے ۔اور اگر ہم آیت نمبر 5 کا مطالعہ کریں تو اس میں ہمیں داؤد کے دشمنوں کا حصہ بھی نظر آتا ہے جس میں لکھا ہے ۔

انہوں (میرے دشمنوں نے) نے اچھائی کے بدلے برائی اور محبت کے بدلے نفرت دی ۔زبور 2-2 بھی کچھی ایسی اپیل کی گئی ہے ۔جس میں سیاق وسباق کو بھی بیان کیا گیا ہے ۔

برانڈے کے مطابق اس حل میں رکاوٹیں ہیں جبکہ زبور ۲ کا سیاق سباق اُن سب لوگوں کا حال بیان کرتا ہے یہواہ کے خلاف سازش کی اور اس نے مسیحا کا انکار کیا ۔زبور 109 میں ایسا کچھ بھی نہیں مزید اس طرح کا حل جس میں ہمارے دشمنوں کی تعداد زیادہ نظر آتی ہے ۔موازنہ نہ کریں ۔ **زبور** 35-407 **زبور** 8,3,58 **زبور** 11,26,83

۲۔ اضافی طور پر آج کے موجودہ دن میں قہر والے زبوروں کے متعلق کچھ غلط سمجھ ہے مثال کے طور پر ایسی کلیسائیں جو اُن لوگوں کے لیے دعائیں کرتیں ہیں ۔جنہوں نے چرچ چھوڑ دیا ہے اور چرچ کے خلاف تعلیمات پھیلا رہے ہیں ۔لیکن اس طرح سے دعا کرنا تو کلام مقدس سے پھر جانے کے مترادف ہے ۔کلیساء کو مسلمان دہشت گردوں کے خلاف صلیبی جنگوں یا پاک جنگ کا اعلان کرنا اُنکے خلاف جنہوں نے امریکہ پر حملہ کیا اچھی بات نہیں امریکہ کو حملے کی زد میں لانا اور ہے اور یسوع کی کلیساء پر حملہ کرنا کچھ اور ہے ۔چنانچہ داؤد پرانے عہدنامے کے دشمنوں کے خلاف اچھے طریقہ سے لڑ سکتا ہے ۔جس کا زبور 13,14,17 میں لکھا ہے ۔اے خداوند اُٹھ اُس کا سامنا کر اور اُس کو گرا دے اپنی تلوار سے اُن دشمنوں کو بچا لے ۔اپنے ہاتھ سے مجھے بُرے آدمیوں سے بچا ۔

(Grand Rapids: Guardian Press, 1981), III: 266. C. F. Keil and F. Delitzsch also take the position that although there is a way in which the New Covenant saint can sing the imprecatory Psalms, these Psalms

are primarily to be seen as predictions (Commentary on the Old Testament, translated by James Martin [Grand Rapids: reprinted in 1980], V: 74-75).

Brantley, "Prayers of Destruction," 46.

Bushell, The Songs of Zion, 35-36.

Brantley, "Prayers of Destruction," 46-47.

For more on this, see John Robbins, "The Reconstructionist Road to Rome," The Trinity Review May-June 1992.

ایسے لوگ جنہوں نے اس زندگی میں اپنا حصہ ڈالا ہے تو اُن کے پیٹ کو غیبی خزانے سے بھرتا ہے۔ وہ اپنے بچوں سے مطمئن ہے اور باقی اپنے بچوں کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

باثبل مقدس کا نظریه :

قہر والے زبوروں کا بائبل مقدس کے تحت مطالعہ کیا جائے تو درج ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

ا۔ ویسٹ منسٹر چھوٹی کیٹکزم یا مذہبی تعلیم کے سوال نمبر ا میں لکھا ہے آدمی کا سب سے بڑا زندگی کا مقدس یہ ہے کہ وہ خدا کو جلال دے اور اُسی کو پوری زندگی لطف اٹھائے۔ زبور 69 کے قہر والے حصے پر جان کیلون نے لکھا یہ تو مذہبی جوش تھا خدا کے جلال کے لیے جس کی وجہ سے زبور نویس نے گنہگاروں کے خلاف خدا سے انصاف مانگا۔

قہر والے زبور اس لحاظ سے ایسے آدمیوں کے لیے لکھا ہے۔ جس کے اندر خدا کے جلال کے لیے آگ جل رہی ہے۔(زبــــــــور

(83-16-18)(9-19,20

داؤد کہتا ہے کہ خدا کی پاکیزگی کا سامنا کرنا گناہ ہے اور اُسی طرح اس کا حساب بھی ہونا چاہیے۔(**زبور**39-1,20-19)

۲۔ زبوروں کی کتاب کے مصنفین اس کتاب سے پوری طرح آگاہ تھے۔ کہ خدا کا الہامی اظہار اُس کا انتقام بھی ہے۔

(**تثنیه شرع** 32-35) میں لکھا ہے۔

انتقام بھی میرا اور اُسکا بدلہ بھی میں لوں گا۔ چنانچہ قہر والے الفاظ کو خدا سے دعا سمجھنی چاہیے نہ کہ زبور نویس کے مرضی کے الفاظ اس طرح سے ہو جانا زبور نویس کا مقصد خدا سے ملتا جلتا ہے۔ (**زبور**138-22-19)

چنانچہ زبور نویس مجبور ہے کہ وہ خدا کے دشمنوں کے نقصان والوں کے لیے دعا کرے۔ جو ہانس وس کہتا ہے بدی اور بُرے آدمیوں کے لیے قانونی موت عالمگیر خدا کی ضروری ہدایت ہے اور یہ صحیح ہے کرنا صرف اس تباہی کی کاملیت کیلیے دعا کی جائے بلکہ اس کو اثر انداز کرنے کی مدد بھی کی جائے جب خدا اس کا خود کلمہ بھی دے۔

خدا دونوں عالمگیر اور راست باز ہے۔ اس کے پاس بدی کو ختم کرنے کا سوال کیا جانے والا سارا اختیار ہے۔ اگر خدا کے پاس ایسا کوئی منصوبہ ہے اور وہ ایسی تباہی کے لیے اثر بھی کہتا ہے اگر خدا کے لیے یہ درست ہے تو اس کے مقدسین کے لیے بھی دعا کرنا انتاہی درست ہے۔

John Calvin, Commentaries, Volumes 1-22 (Grand Rapids: Baker Book House, 1981), Commentary on Psalm 69:22.

See Jonathan Edwards, The Works of Jonathan Edwards, Volume 18, "The Miscellanies" 501-832, edited by Ava Chamberlain (New Haven: Yale University Press, 2000), Miscellany 640.

۳۔ مخالفین کے اعتراضات کے برخلاف زبورنویس کا رویہ انتقام لینے والا نہیں ہے ۔داؤد زبور 109 میں ایسی کسی بھی عنصر کی تصدیق نہیں کی مثلاً زبور 5-109 کہتا ہے کہ اُنہوں نے میری نیکی کا بدلہ برائی اور پیار کا بدلہ نفرت دیا ۔دوموقعوں پر جب داؤد کو موقع ملا تو اُس نے شاؤل کی جان لینے سے ہاتھ روک لیا ۔ (۲ سموئیل 26-24)

حتیٰ کہ اُس نے اپنے دشمنوں کو ضرورت کے وقت دعا بھی کی ۔زبور 35، 14-12 اور زبور 83-18-16 میں ہم پڑھتے ہیں تو زبورنویس نے بدکرداروں کے لیے دعا کی ۔

اے خداوند تو جو اوپر آسمان پر رہتا ہے اور زمین میں سب سے قوی ہے اُنکے منہ شرم سے عصر دے تا کہ وہ تیرا نام لیں سکیں ۔

ناؤڈ روزل کہتا ہے زبورنویس کے ایسے الفاظ کسی غصے والے لکھاری یا کسی آگ بگولا شخص کے نہیں ہیں بلکہ یہ خدا کے ملبوسات ہیں ۔زبور نویس کے الفاظ طاقتور روح سے بھرپور ہیں جس میں انسانی لعنت صرف تھوڑی سے ہے اور گنہگار کے خلاف زبورنویس کے جذبات خدا کے جذبات ہیں یہ اُسکے دل آواز ہیں ۔

باقی بائبل کی طرح الہامی ہیں یہ عقیدے کے لیے فائدہ بخش ہے غلطیوں سے پاک اصلاح بہتری اور نیکی کی تعلیم کے لیے تا کہ آدمی ہر طرح سے نیکی کے کام کے لیے تیار ہو ۔ (۲ تیموتاؤس 3-17-16)

یہاں بھی واس کہتا ہے اس کی بجائے کہ موجودہ دور کے پیار جذباتی منظر سے غلبہ کی بجائے مسیحی لوگوں کو یہ محسوس کرنا چاہتے کہ خدا کا جلال اس کو ڈھونڈتا ہے یا اس کی یہ طلب ہے ۔ہمیں ایسے قہر والے زبوروں کی بجائے اوران سے معافی مانگنے کی بجائے مسیحی لوگوں کو ایسے زبوروں یا عوامی جگہوں پر خدا کی پوجا کے لیے استعمال کرنا چاہیے ۔

--۱

Update on Clark and His Critics

Clark and His Critics, Volume 7 of The Works of Gordon H. Clark, will go to press soon. This is the long awaited republication of The Philosophy of Gordon H. Clark edited by Ronald Nash combined with Clark Speaks From the Grave. This new volume in the signature series should be out by late spring or early summer. Contents:

Foreword

A Wide and Deep Swath - Carl F. H. Henry

The Wheaton Lectures: (1) Secular Philosophy (Epistemology, Science, Ethics, Religion)

The Wheaton Lectures: (2) The Axiom of Revelation (A Suggested Axiom, God Otherwise Unknowable, Definition of Revelation, Does This Beg All Questions?, Is The Principle Broad Enough?, The Law of Contradiction, Logic and God, Logic and Scripture, Logic in Man, A Subsection on Analogy, An Alternate View, Biblical Intellectualism, Trivial Technicalities, Conclusion and Anticipation)

The Wheaton Lectures: (3) Several Implications (Herman Dooyeweerd, History, Politics, Ethics, Religion, Conclusion)

To My Esteemed Critics

Gordon Clark's Theory of Knowledge - Nash (Logic, Logic and Being, Logic and Language, Logic and Skepticism, Logic and God, Logic and Man, Logic and Faith, Logic and Truth, How Does Man Know God?, Empiricism, Apriorism, Revelation, Natural Theology, Revelation as Encounter, Verbal Revelation, The Existence of God, The Argument From Coherence, The Argument From the Nature of Truth, Truth Exists,

Truth Is Immutable, Truth Is Eternal, Truth Is Mental, Truth Is Superior to the Human Mind, Truth Is God, God's Knowledge and Man's Knowledge, A Theological Problem, Two Philosophical Problems, An Ethical Problem, The Metaphysical Implications of Clark's Epistemology, Clark's Later Theory of Knowledge) - Reply to Ronald H. Nash (Exposition or Construction, Disagreements, Persons and Propositions, What Is Truth?, The Bible and Truth, Ethics)

Theism and the Problem of Ethics - Westphal (Parts I - V) - Reply to Merold Westphal

The Philosophical Methodology of Gordon Clark - Holmes (The Disjunctive Argument, The System) - Reply to Arthur E. Holmes

Revelation and Epistemology - Mavrodes (What Can Be Deduced From the Axiom?, Can We Axiomatize Christian Doctrine?, Biblical Revelation and Sense Experience, Revelation and the Westminster Principle) - Reply to George I. Mavrodes

Gordon Clark's Philosophy of Language - Freeman (Exposition, Criticism) - Reply to David H. Freeman

Gordon Clark's Philosophy of Education - Rushdoony

Gordon Clark: Christian Apologist - Weaver (The Basic Premise, Taking the Offensive, In Defense of Christianity, The Existence of God, The Problem of Human Knowledge, Comrades-in-Arms, Clark and Buswell, Clark and Carnell, Clark and Van Til, Critique, The Test For Truth, The Problem of Common Ground) - Reply to Gilbert Weaver

Gordon Clark's View of the State - Singer (Basic Assumptions, The State and the Problem of Sovereignty, The Origin of the State, The Powers of the State, Conclusion)

Gordon Clark's Philosophy of Science - Hartzler

A Philosophical Appraisal of Clark's View of Science - Stahl (Exposition and Criticism, Miracles) - Reply to John T. Stahl

Gordon Clark's Philosophy of History - Montgomery (Prolegomena: Philosophy of History in A Christian View of Men and Things, Modern Secular Philosophers of History under Clark's Critical Guns, The Christian Corrective: Augustine, Clark as Critic of Contemporary Theology of History, Clark vis-a-vis Barth, Clark Contra Bultmann, The Deeper Issues, The Problem of Time, The Lord of History: God and Determinism, The Choice Between Philosophies of History, The Presuppositionalist Dilemma and the Christian Philosophy of History Revisited, The Surd Problem in Clark's Historiographical Presuppositionalism, An Unsuccessful Rehabilitation, A Proposed Refocusing of Christian Philosophy of History)

The Theology of Gordon Clark - Nicole (Gordon H. Clark's Commitment to Biblical Authority, Gordon H. Clark's Commitment to Presbyterian Theology, Gordon H. Clark's Commitment to Rationalism, Conclusion) - Reply to Roger Nicole

About the Contributors

Clark Speaks From the Grave

Foreword: America's Augustine: Gordon H. Clark

Prologue

Introduction

Vern S. Poythress

Robert L. Reymond

Gordon R. Lewis

John Warwick Montgomery

The Problem of Individuation

Conclusion

Scripture Index/ Index

The Works of Gordon Haddon Clark

The Crisis of Our Time